سوال

(58)جمعہ کے دن زوال

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

خطبہ جمعہ زوال سے پہلے شروع کرنااور سورج ڈھلتے ہی جماعت کھڑی کر دینا سنت طریقہ ہے یا نہیں ؟ اور جمعہ کے دن خطبہ سے پہلے اوردوران خطبہ آنے پر جو دو رکعت پڑھی جاتی ہیں وہ سنت کہلاتی ہیں یا نفل ؟ صحیح حدیث کی روشنی میں جواب دیں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

(۱)۔۔۔۔صحیح بخاری،فتح الباری وغیرہا سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی کریم ﷺزوال سے پیشتر نہیں ، بلکہ زوال ہوتے ہی آجاتے اورخطبہ شروع کرتے اورخطبہ میں زیادہ وقت نہ لیتے تھے اورپھر نماز شروع فرمادیتےاور صحیح حدیث میں آپ کاارشاد بھی موجود ہے کہ خطبہ کاچھوٹا کرنااور نماز کولمبا کرنا یہ آدمی کی فقاہت (دین کی سمجھ) کی علامت ہے ، بہرحال صحیح حدیث سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ خطبہ اور نماز سب زوال کے بعد ہوا کرتے البتہ زوال ہوتے ہی تشریف لاتے البتہ جمعہ کے دن زوال سے قبل اوراستواء سراج کے وقت بھی نوافل پڑھنے کی اجازت ہے جیسا کہ احادیث سے نمایاں طورپر معلوم ہوتا ہے ۔

(۲)۔۔۔۔جمعہ کے دن نبی کریم ﷺنے خطبہ ونماز سے کافی پہلے مسجد میں آنے کی ترغیب دلائی ہے اوربڑے اجروثواب کی خبر دی ہے اورفرمایا کہ آدمی کو مسجد میں سویرے آنا چاہیے اور نوافل پڑھتا رہے ، پھر جب امام آئے توچھوڑکر توجہ سے خطبہ سنے لہٰذا خطبہ سے قبل جتنے کچھ نوافل پڑھے گئے وہ آپ ﷺکی قولی سنت ہوئے اورخطبہ کے دوران بھی آپ ﷺکا ہی حکم وارشاد ہے کہ آپ میں سے جب کوئی مسجد میں آئے اورامام خطبہ دے رہا ہو تواس کو بھی بیٹھنے سے پہلے دو رکعت پڑھنی چاہییں اوران کو لمبا نہ کرے بلکہ تخفیف کرے لہٰذا یہ بھی قولی سنت ہی ہوئی ہے ۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ راشدیہ

صفحہ نمبر 322